پارلا کھمنڈی کالج

کرامت علی کرامتؔ

پہاڑی کا حسیں، پر کیف، دل کش، دل نشیں منظر
نظر کو موڑ دیتا ہے سوئے نظّارہ یہ اکثر

یہاں فطرت کی دیوی، ہر گھڑی زلفیں سجاتی ہے
تخیل کی گزرگاہوں پہ یہ آنکھیں بچھاتی ہے

پہاڑی پر سے ایسے ابر کا ٹکڑا سرکتا ہے
عروسِ نو کے سر سے جس طرح آنچل ڈھلکتا ہے

کبھی جب تیرتی ہے شام کی دھندلی سی پر چھائیں
تو سورج اوڑھ لیتا ہے افق پر چادرِ زرّیں

کبھی ظلمت کدے سے جب سمٹتے ہیں سیہ دھبّے
تو جل پریاں سناتی ہیں خوشی کے دل نشیں نغمے

کبھی جب چودھویں کا چاند سر پر جگمگاتا ہے
تو اس کا دودھیا آنچل فضا میں پھیل جاتا ہے

صبا کی گود میں پھولوں کی رانی مسکراتی ہے
تو کلیاں جھومتی ہیں، زندگانی مسکراتی ہے

یہاں وہ اپسرائیں خود اتر آئی ہیں امبر سے
کہ جن کو دستِ قدرت نے تراشا سنگِ مرمر سے

یہ کالج ہے کہ جس کا منظرِ سادہ بھی رنگیں ہے
یہاں کی صبح سیمیں ہے، یہاں کی شام زرّیں ہے

ا۔ پڑھیے اور سمجھیے:

کیف	:	خمار
پر کیف	:	نشہ آور
دل کش	:	دل کو کھینچنے والا، خوبصورت
عروسِ نو	:	نئی دلہن
دل نشیں	:	دل میں بیٹھنے والا
تخیل	:	تصور، خیال
سوئے نظارہ	:	نظاروں کی طرف
امبر	:	آسمان
افق	:	آسمان کا کنارہ
صبا	:	ٹھنڈی ہوا، پوربی ہوا، پروائی
اپسرائیں	:	آسمانی حوریں
زریں	:	سونے کی طرح

مشق

۲۔سوچیے اور بتائیے:

(i) شاعر نے اس نظم کے پہلے مصرعے میں پہاڑی کی تعریف میں کون کو سے الفاظ استعمال کیے ہیں؟

(ii) کس فطری منظر کو شاعر نئی دلہن کے سر سے آنچل کے ڈھلکنے کے برابر سمجھتا ہے؟

(iii) جب صبا کی گود میں پھولوں کی رانی مسکراتی ہے، تو اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟

(iv) ''کبھی ظلمت کدے سے جب سمٹتے ہیں سیہ دھبے
تو جل پریاں سناتی ہیں خوشی کے دل نشیں نغمے''

ان دونوں سطروں کو نثری ترتیب میں اس طرح لکھا جائے گا:

جب کبھی ظلمت کدے سے سیہ دھبے سمٹتے ہیں تو جل پریاں خوشی کے دل نشیں نغمے سناتی ہیں۔

اسی طرح ذیل کے دونوں سطروں کو نثری ترتیب میں لکھیے:

پہاڑی پر سے ایسے ابر کا ٹکڑا سرکتا ہے
عروسِ نو کے سر سے جس طرح آنچل ڈھلکتا ہے

(v) ''منظرِ سادہ'' کے معنی ہیں سادہ منظر۔ اس طرح ''زیر'' لگا کر اس نظم میں جو اضافت کی ترکیبیں بنائی گئی ہیں، ان کی نشان دہی کیجیے اور ان کے معنی لکھیے۔